ہم قرآن مجید کیوں حفظ کرتے ہیں؟!!

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں دین اسلام کے ذریعہ عزت عطا کی، دین کے روشن نقوش جن میں کوئی اشتباہ نہیں ہے، کی طرف ہماری رہنمائی کی اور ہمیں اس بہترین امت میں شامل کیا جو لوگوں کی بھلائی کے لئے وجود میں لائی گئی ہے۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو اس رحمت پر جس کا تحفہ ہمیں عطا کیا گیا ہے اور اس نعمت پر جس سے ہمیں نوازا گیا ہے یعنی محمد بن عبد اللہ پر۔ اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کے آل پر اور قیامت کے دن تک آپ پر اللہ کی بے پایاں سلامتی نازل ہوتی رہے۔ حمد وصلاۃ کے بعد:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نعمت عطا کر کے ہمارے اوپر احسان کیا جو اپنے آپ میں بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، جس نے قرآن کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا۔ قرآن ایک حتمی پیغام الٰہی ہے، اس کی بات فیصلہ کن اور دوٹوک ہے، اس میں کوئی بھی غیر سنجیدہ بات نہیں ہے۔ اس کی آیات بار بار زبانوں سے دہرائی جاتی ہیں پھر بھی پرانی نہیں ہوتیں۔ علماء اس کتاب ہدایت سے خوب خوب استفادہ کرتے ہیں پھر بھی آسودہ نہیں ہوتے۔ وہ سچے لوگوں کے لئے آبِ حیات کا صاف وشفاف چشمہ اور تقویٰ وپرہیز گاری کی راہ پر چلنے والوں کے لئے طاقت کا سرچشمہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور ان سطور کو پڑھنے والے آپ تمام بھائیوں اور بہنوں اور تمام مسلمانوں کو قرآن سے تعلق استوار کرنے والا بنائے، یہی لوگ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

میرے مسلمان بھائی! اور میری مسلمان بہن! کیا آپ لوگوں نے کسی دن اپنے آپ سے یہ سوال کیا کہ ہم قرآن کیوں حفظ کرتے ہیں اور اسے اپنی نسلوں کو کیوں حفظ کرواتے ہیں؟ اسے حفظ کرنے کی یہ ساری کوششیں آخر کیوں کی جاتی ہیں؟ حفظ قرآن کے بارے میں ان لوگوں کی دلچسپی اور فکر مندی آخر کیوں بڑھتی جارہی ہے جو امت کے حال و

مستقبل کے تعلق سے غیرت مند ہیں؟ اس مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے یہ چوطرفہ جدوجہد آخر کیوں ہے؟ سلطان اپنی حکومت کے ذریعہ، عالم اپنے علم اور مقام و مرتبہ کے ذریعہ' مالدار و خوشحال اپنے مال و دولت کے ذریعہ، استاذ اپنی محنت و توجہ کے ذریعہ اور منتظم اپنی خصوصی دلچسپی اور نگرانی کے ذریعہ اس مشن کو کامیاب بنانے میں کیوں لگے ہوئے ہیں؟ اس کا جواب تو بہت طویل ہے۔ ذیل میں ان سوالوں کے چند جوابات دیئے گئے ہیں، آپ انہیں گرہ میں باندھ لیں اور باقی سوالوں کے جوابات کے لئے بھی ان سے استدلال کریں۔ اس سلسلہ میں آپ کو جو علم حاصل ہو اسے مضبوطی سے پکڑ لیں۔ ان شاء اللہ یہ آپ کے لئے سود مند ہو گا:

ا۔ پہلا جواب یہ ہے کہ ہم حفظ قرآن کے معاملہ میں نبی کریم ﷺ کو اپنا اسوہ و نمونہ بناتے ہوئے اس نیک عمل کو انجام دیتے ہیں۔ آپ ﷺ قرآن مجید کو یاد کرتے تھے، ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے رہتے تھے اور ہر سال جبریل علیہ السلام کو ایک دفعہ قرآن سناتے تھے۔ جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی اُس سال آپ نے جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ قرآن سنایا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ان سے قرآن سنتے تھے۔

۲۔ ہم حفظ قرآن کے معاملہ میں سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اِس کار خیر کو انجام دیتے ہیں۔ وہ لوگ تمام علوم سے پہلے حفظ قرآن اور علم قرآن سے اپنی تعلیم کا آغاز کرتے تھے۔ امام ابن عبد البر کہتے ہیں: ”دین کا علم درجہ بدرجہ، منزل بمنزل اور رتبہ بر تبہ حاصل کیا جاتا ہے، اس سے تجاوز کرنا صحیح نہیں ہے، جس نے ان ساری حدوں سے تجاوز کیا وہ سلف رحمہم اللہ کے راستہ سے تجاوز کر گیا۔ تعلیم کا سب سے پہلا مرحلہ کتاب اللہ کا زبانی یاد کرنا اور اس کو سمجھنا ہے۔“ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "حفظ قرآن اُن بہت سارے علوم پر مقدم ہے جنہیں لوگ علم کا نام دیتے ہیں۔ اِن میں سے کچھ علوم باطل ہیں اور کچھ کم فائدہ مند ہیں۔ جو شخص علم دین میں سے اصول و فروع کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے حق میں بھی حفظ قرآن مقدم ہے۔ موجودہ دور میں اس قبیل کے تمام لوگوں

کے حق میں مشروع یہی ہے کہ وہ اپنی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن کریم سے کریں، اس لئے کہ دینی علوم کی اصل یہی ہے۔"

۳۔ قرآن مجید کو زبانی یاد کرنا اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔ ابن الجزری رحمہ اللہ کہتے ہیں: " قرآن مجید کو نقل کرنے کے معاملہ میں جس چیز پر اعتماد کیا جاتا ہے وہ دلوں کی یادداشت اور سینوں کے اندر قرآن کا محفوظ ہونا ہے۔ یہ اِس امت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعلیٰ ترین خصوصیت ہے۔ قرآن مجید کو زبانی یاد کرنا، ہمیشہ سے اِس امت کا شعار رہا ہے اور حفظ قرآن کا یہ اہتمام دشمنوں کے حلق میں کانٹے کی طرح چبھتا رہا ہے"۔ ایک مستشرق کہتا ہے: شاید دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہے اور یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ دنیا کی ساری کتابوں کی بہ نسبت قرآن کا حفظ سب سے آسان ہے۔

ایک دوسرا مستشرق کہتا ہے: باوجودیکہ ایمان کی لہر کمزور پڑچکی ہے اور اس کا دائرہ سمٹ گیا ہے مسلمانوں میں ہزاروں ایسے افراد موجود ہیں جو قرآن کو زبانی طور پر اپنی یادداشت سے دہرانے پر قادر ہیں۔ صرف تنہا مصر میں قرآن کے حفاظ کی تعداد پورے یورپ میں مختلف انجیلوں کی زبانی تلاوت کرنے والوں سے زیادہ ہے۔

۴۔ قرآن کا حفظ تمام لوگوں کے لئے آسان ہے۔ بہت سے محدود شعور اور کمزور یادداشت کے لوگ بھی قرآن کریم کو حفظ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ نیز عربی زبان سے ناواقف عجمیوں اور بہت سے معمر افراد نے بھی قرآن مجید کو حفظ کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے۔ ماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”قرآن کریم کے اعجاز کی سولہویں صورت یہ ہے کہ قرآن تمام انسانوں کی زبان پر آسانی کے ساتھ جاری ہو جانے والا کلام ہے، یہاں تک کہ گونگے عجمیوں نے بھی حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی اور لکنت زدہ قبطیوں کی زبان پر بھی یہ قرآن جاری ہو گیا۔ قرآن مجید کی طرح کسی بھی دوسری کتاب کو زبانی یاد نہیں کیا جاتا ہے اور گونگے کی زبان پر قرآن کی طرح کوئی دوسری کتاب جاری نہیں ہوتی ہے۔“ قرطبی اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ولقد ترکناھا آیۃ فھل من مدکر“(القمر 15) کی

تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں: یعنی ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لئے آسان بنادیا ہے اور حفظ قرآن کا ارادہ و نیت کرنے والوں کی ہم نے مدد کی ہے، لہذا حفظ قرآن کا کوئی طالب ہے جس کی مدد کی جائے۔ اس سے کتاب اللہ کے حفظ کے معاملہ میں عزم و ارادہ کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔

۵۔ حفظ قرآن مجید ایک ایسا منصوبہ ہے جس میں ناکامی ہاتھ نہیں لگتی۔ جب حفظ قرآن میں دلچسپی رکھنے والا اس منصوبہ کا آغاز کرتا ہے اور چند پارے حفظ کرنے کے بعد اس کا عزم و ارادہ کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی محنت و لگن ساتھ چھوڑ دیتی ہے تو کیا اسے ناکامی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہ محنت اور کوشش یقینی طور پر رائیگاں نہیں ہوئی۔ فرض کرلیں کہ اس نے اپنی یادداشت میں قرآن کو قابل ذکر طور پر محفوظ نہیں کیا لیکن اس نے اپنا جو وقت تلاوت، حفظ اور مراجعہ میں صرف کیا وہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارا ہوا وقت ہے۔ اس نے تو نہ جانے کتنی آیتوں اور سورتوں کی تلاوت کی اور یہ بات ہم سب کو معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب کے ایک حرف کے بدلہ دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔

۶۔ حافظ قرآن ہر طرح کی تکریم اور عزت افزائی کا مستحق ہے۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ "یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے کہ ہر عمر دراز مسلمان جس کے بالوں میں سفیدی ظاہر ہو چکی ہو اور ہر وہ حافظ قرآن جو قرآن کے معاملہ میں غلو کرنے والا اور قرآن سے بے رخی برتنے والا نہ ہو اور عادل حکمراں کی عزت افزائی کی جائے۔ (سنن ابو داود)

جس نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنے سینہ میں محفوظ کر لیا اس کا یہ حق ہے کہ اس کی تکریم اور عزت افزائی کی جائے۔ نماز جو اسلام کا دوسرا رکن ہے، کی امامت کا سب سے زیادہ مستحق حافظ قرآن ہے۔ حدیث رسول ﷺ ہے: "قوم کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ پڑھنے والا (یعنی علوم قرآن کا) ماہر ہو۔" (صحیح مسلم)

۷۔ حقیقی رشک اور محمود و مستحسن حسد اس شخص سے کیا جائے گا جس نے قرآن مجید کو یاد کر لیا اور اس کے حق کی ادائیگی کی۔ حدیث نبوی ﷺ ہے: ”حسد صرف دو طرح کے لوگوں سے کیا جا سکتا ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے علم سے نوازا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو، اس کا پڑوسی اس کی تلاوت کو سنے اور کہے: کاش مجھے بھی فلاں کی طرف علم قرآن سے نوازا گیا ہوتا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔۔ الحدیث۔(صحیح بخاری)

۸۔ قرآن مجید کو حفظ کرنا اور اس کے علم سے آراستہ ہونا دنیا کی سب سے بہترین پونجی ہے۔ جس وقت لوگ درہم و دینار کو پا کر خوش رہے ہوتے ہیں اور اسے سنبھال کر اپنے پاس رکھتے ہیں اس وقت قرآن مجید کا حافظ و قاری اس سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والے سرمایۂ حیات سے اپنے دامن مراد کو بھرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اہل صفہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: ”تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ ہر دن صبح کو وادی بطحان یا وادی عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو بلند کوہان والی اونٹنیوں کے ساتھ واپس آئے جنہیں اس نے کسی گناہ اور قطع رحمی کے بغیر حاصل کیا ہو۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سب اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی شخص صبح مسجد میں جائے اور وہاں قرآن کی دو آیتیں سیکھے یا دو آیات کی تلاوت کرے، یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ قرآن کی تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور اتنے ہی اونٹوں سے بہتر ہیں۔“ (صحیح مسلم) ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اونٹ اس زمانے میں عربوں کے لیے سب سے قیمتی مال تھا۔

۹۔ قرآن مجید کا حفظ دنیا و آخرت میں بلندی اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔ حدیث نبوی ہے: ”اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرے گا اور کچھ لوگوں کو پستی میں گرا دے گا۔“ (صحیح مسلم)

جب اہل ایمان جنت میں داخل ہوں گے تو اس وقت حافظ قرآن دوسرے جنتیوں سے بلند ہو گا اور اس کا رتبہ بھی بلند ہو گا۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ”حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور

چڑھتے جاؤ، اس ترتیل کے ساتھ قرآن کو پڑھو جیسے دنیا میں پڑھتے تھے۔ تمہاری منزل وہاں ہے جہاں تم آخری آیت کی تلاوت کروگے۔" (سنن ترمذی)

ابن حجر ہیثمی کہتے ہیں: یہ حدیث اُس شخص کی فضیلت میں ہے جو قرآن کو زبانی یاد کرتا ہے، اس شخص کے لئے نہیں ہے جو مصحف دیکھ کر تلاوت کرتا ہے، اس لئے کہ دیکھ کر تلاوت کرنے کے معاملہ میں لوگ ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں اور قلت و کثرت کے اعتبار سے اس معاملہ میں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

۱۰۔ حافظ قرآن معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ حدیث نبوی ہے: "وہ شخص جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس کا حافظ بھی ہے، وہ معزز و نیک فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو قرآن پڑھتا اور اپنی یادداشت کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور اس کا غایت درجہ اہتمام کرتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔"

۱۱۔ حافظ قرآن عام طور پر سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا ہوتا ہے۔ حفظ قرآن کے لئے اُسے آیتوں کو بار بار زبان سے دہرانا پڑتا ہے اور حفظ قرآن مکمل ہو جانے کے بعد مسلسل مراجعہ کے بغیر قرآن یادداشت میں محفوظ نہیں رہتا ہے اور ہم نے یہ جان لیا ہے کہ قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں۔

۱۲۔ حافظ قرآن تمام حالات میں قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے۔ وہ چلتے پھرتے، لیٹے بیٹھے، ہاتھ سے کام کرتے ہوئے، گاڑی چلاتے ہوئے اور سفر و حضر ہر حال میں تلاوت کر سکتا ہے لیکن غیر حافظ کے لئے شدید چاہت کے باوجود ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔

۱۳۔ حفظ قرآن، خطیب، واعظ، معلم اور متکلم کے لئے زادراہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حفظ قرآن کے بعد قرآن کی آیتیں اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتی ہیں۔ وہ جب چاہے قرآنی آیات کی شکل میں دلائل و شواہد اس کے ذہن میں مستحضر رہتے ہیں۔ اُن میں سے جو مناسب ہو وہ اُسے منتخب کرلیتا ہے۔ اس کے برخلاف غیر حافظ کے لئے کسی آیت کی جگہ تک پہنچنا بھی مشکل ہوتا ہے تو وہ اپنی یادداشت سے قرآن کی تلاوت کیسے کر سکتا ہے۔

اِن فوائد سے مطلع ہونے کے بعد کیا آپ یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ ہم سب قرآن مجید کو یاد کرنے اور یاد کرانے کی اِس معزز مہم میں شامل ہوں گے اور اِس بلند مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ ہم آپ سے اور آپ جیسے باہمت افراد سے یہی امید رکھتے ہیں۔ ان شاء اللہ عنقریب اگلی ملاقات میں ایک دوسرے قابل توجہ پیغام کے ساتھ حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بے شمار سلامتی ہو حبیب مصطفیٰ ﷺ، نبی امی اور آپ کے آل و اصحاب پر۔